السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسجد کے جاجم دری چٹائی لوٹااور اس کی مرمت وصفائی میں اور مسجد موذن یامیاں جی کی تنخواہ میں عشر یا زکوۃ کی رقم خرچ کی جاسکتی ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسجد کے لوٹے رسی بالٹی چٹائی دری جاجم فرش اور اس کی مرمت وصفائی یا تعمیر میں عشر اورزکوۃ (اوساخ الناس) کا خرچ کرنا درست نہیں ۔کیوں مسجد اور اس کی ضروریات مصاف منصوصہ میں داخل نہیں

وَلَایَجُوزُ صَرفُ الزَّکَاۃِ إلَی غَیرِ مَن ذَکَرَ اللَّہُ تَعَالَی، مِن بِنَاءِ المَسَاجِدِ وَالقَنَاطِرِ وَالسِّقَایَاتِ وَإصلَاحِ الطُّرُقَاتِ، وَسَدِّ البُثُوقِ، وَتَکفِینِ المَوتَی، وَالتَّوسِعَةِ عَلَی الأَضیَافِ، وَأَشبَاہِ ذَلِکَ مِن القُرَبِ الَّتِی لَم یَذکُرہَا اللَّہُ تَعَالَی .

وَقَالَ أَنَسٌ وَالحَسَنُ : مَا أَعطَیتَ فِي الجُسُورِ وَالطُّرُقِ فَہِیَ صَدَقَةٌ مَاضِیَةٌ   الأَوَّلُ أَصَحُّ ؛ لِقَولِہِ سُبحَانَہُ وَتَعَالَی : { إنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلفُقَرَاءِ وَالمَسَاکِینِ } [التوبة: 60]. " وَإِنَّمَا " لِلحَصرِ وَالإِثبَاتِ، تُثبِتُ المَذکُورَ، وَتَنفِي مَا عَدَاہُ، وَالخَبَرُ المَذکُورُ

موذن مسجد اور میاں جی کی گذر اوقات کا کوئی ذریعہ نہیں ہے اور وہ محتاج وضرورت مند ہیں تو زکاۃ کا مصرف ہونے کی حیثیت سے عشر اور زکوۃ سے معین یا غیر معین مقدار کے ذریعہ ماہ بماہ ان کی امداد کی جاسکتی ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الزکاۃ

صفحہ نمبر 78

محدث فتویٰ